التماس

خاکسار مؤلف رسالہ ہذا بہزاران عز و افتخار اس ناچیز تالیف کو

حسب فرمان خدایگانی ظل سبحانی اعلیحضرت فریدون شوکت افلاطون

فطنت بندگانعالی متعالی دام ظلہ العالی - شاہزادہ اکبر عالیقدر

نواب میر حمایت علیخان بہادر مد اللہ عمرہ و اجلالہ کے نام نامی و

اسم گرامی سے معنون کر کے بارگاہ ایزدی سے بہزاران نیاز ملتجی ہے کہ

حضرت حق سبحانہ تعالی صاحبزادہ صاحب موصوف کو باضعاف

جلایل حضرت کے سایہ ہما پایہ میں دیرگاہ سلامت باکرامت رکھے

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

خاکسار مؤلف
میر اصغر علی

رائے جناب شمس العلماء مولینا مولوی

شبلی نعمانی صاحب ادام اللہ فیوضہم

لکھنؤ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء

جناب میر اصغر علی صاحب دام لطفہ (مولف کتاب دُر الحکمت)

محلہ عثمان شاہی۔ اصغر منزل۔ حیدرآباد دکن

جناب من۔ سلام مسنون۔

آپ نے بہت مفید کتاب لکھی ہے

یہ ہر ایک کے لیے یکساں فائدہ رساں ہے

شکریہ قبول فرمائیے فقط

شبلی

نقل

مراسلۂ دفتر پولیٹیکل سکریٹری گورنمنٹ نظام و پرائیویٹ سکریٹری عالیجناب نواب اعلیٰ حضرت بندگان عالی متعالی

نشان ۵۷۲۴ واقع ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ع م ۷ آذر ماہ الٰہی سنہ ۱۳۲۳ف

منجانب نواب فریدون جنگ بہادر سی ایس۔ آئی سی۔ آئی ای پولیٹیکل و پرائیویٹ سکریٹری

بخدمت مولوی میر اصغر علی صاحب مؤلف (بحر الحکمت)

بجواب عرضی مورخہ ۲۳ شوال المکرم سنہ ۱۳۳۱ھ نگارش ہے کہ آپ کی مؤلفہ کتاب بحر الحکمت کے جو نسخے بارگاہ خسروی مین آپ کی استدعا پر گذرانے گئے تھے اُن کی نسبت حضرت اقدس و اعلیٰ کا یہ ارشاد مبارک ہوا ہے کہ

"مولوی میر اصغر علی صاحب کے مؤلفہ رسالہ (بحر الحکمت) کے نسخے جو عرضداشت کیساتھ گذرانے گئے اونکو مین خوشی سے قبول کرتا ہون اور اس کتاب کو میرے بڑے فرزند کے نام سے معنون کرنیکی اجازت خوشی سے دیتا ہون"

علاوہ برین آپنے جس محنت شاقہ و عرقریزی اور جانکاہی سے اس کتاب کی تالیف کی ہے اُسکے صلہ مین بارگاہ سلطانی سے براحم خسروی آپ کے نام پچیس روپیہ ماہوار تاحیات مد متفرقات سے جاری کرنیکے لئے حکم اقدس شرف صدور لایا ہے چنانچہ حسبہ تعمیل کے لئے محکمہ فنانس کو لکھدیا گیا ہے فقط

دستخط

فریدون جنگ

پولیٹیکل و پرائیویٹ سکریٹری

ایسے ایسے مواعظ و نصائح چن چن کر حضرت مؤلف نے
جمع کیے ہین جو جواہر ہین تو لینے کے قابل ہین جو طلبہ
رسن رشد کو پہنچے ہون اور مضمون نگاری کی مشق
کرتے ہون اُنکی نظر سے اس کتاب کا گذر جانا بہت
نافع ہوگا۔

علی حیدر
طباطبائی

تقریظ

جناب مولانا مولوی سید احمد صاحب دہلوی مؤلف فرہنگ آصفیہ دام لطفہ
مین نے اسم با مسمی رسالہ بحر الحکمت کو کہین کہین سے
نہایت دلچسپی سے پڑہا۔ درحقیقت دریا کو کوزہ مین
بند کیا ہے۔ بڑے بڑے نامی حکماء کے اقوال اس مین ہین

تقریظ

۱۲- مارچ سنہ ۱۹۱۳ء

جناب شمس العلماء مولینا مولوی شبلی نعمانی صاحب ادام اللہ فیوضہم

بحر الحکمت مؤلفہ میر اصغر علی صاحب جعفری تعلقدار سمستانات
علاقہ حیدرآباد دکن بہت مفید اور دلچسپ ہے نصاب تعلیم میں داخل ہونا
اس کا مفید ہے لیکن کسیقدر اونچی جماعتوں کیلیئے فقط

شبلی نعمانی
معتمد دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

تقریظ

جناب مولینا مولوی علی حیدر صاحب طباطبائی دام کرمہ
پروفیسر عربی و فارسی نظام کالج حیدرآباد دکن

اس کتاب (بحر الحکمت مؤلفہ میر اصغر علی صاحب) میں

اور ہر شخص کسی فرقے یا درجے کا ہو اُس سے فایدہ اٹھا سکتا ہے
مین خیال کرتا ہون کہ انٹرنس اور بالاتر درجون کے
کورس مین اگر یہہ کتاب داخل کردیجائیے تو لڑکون کو بڑا
فائدہ پہونچے ۔

آپ کا یہہ نہایت اچھا خیال تہا کہ اقوال حکما جمع کردے جائین
لڑکون کو تو فائدہ پہنچے ہیگا بوڑہون کے لیئے یہ کتاب
خضر ہدایت ہے ۔

نصیحت نمبر (۸۹) پر اسوقت ہمارے لیڈرون کو غور کرنا چاہیئے
اگر نمبروار نظر کرون تو ہر قول ایک ضروری اور کارآمد امر
سے تعلق رکہتا ہے ۔

زپائی تا بسرت ہر کجا کہ می نگرم   کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

اور ناصحان مشفق کے نصایح سودمند اسمین طلبا کے

حق مین حرز جان اور تعلیم یافتہ اصحاب کے لیئے رہنما ہے

اسن واماں ہے فقط

سید احمد دہلوی

تقریظ

جناب مولانا مولوی خانبہادر اکبر حسین صاحب اکبر جج پنشنر الہ آباد

جناب من

کتاب بحر الحکمت پہونچی یاد آوری کا سپاس گذار ہون

علالت اور ناتوانی کے سبب سے لکہنے پڑہنے کا شغل

بہت کم ہوگیا ہے مین ایسی عمدہ کتاب کی کیا داد

دیکہسکتا ہون فی الحقیقت یہہ کتاب بحر الحکمت ہے

اس مین وہ نکات اور پند و نصائح قلمبند کیئے ہین جن کو
حکمای پیشین کی تصانیف سے مطالعہ کے وقت ممدوح نے
حفظ کر لیا تھا ۔ رسالہ کی ترتیب مین ایک بڑی خوبی یہہ
رکھی گئی ہے کہ ان اقوال کو الگ الگ عنوان کے تحت
مین ایک جا کیا گیا ہے ۔ جس سے پڑہنے والے کو بڑی
آسانی ہو جائیگی ۔ ڈہائی سو نکات اس مین پائے جاتے ہین
اور سب مفید عام ہر قوم کے لوگ اس سے ایکسان فائدہ
اٹھا سکتے ہین ۔ صفحات بہی اگر سیاہ کر ڈالے جائین تو
تقریظ کا حق ادا نہ ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کے
سارے نکات اگر بچون کے ذہن نشین کرا دیئے جائین تو
ساری عمر سلامت روی کی راہ سے وہ بہٹکنے نہ پائین

اگر صحت نے اجازت دی تو کسی اخبار یا رسالہ میں اس کے متعلق
کچھ لکھونگا - خدا آپکو جزائے خیر دے -

اکبر حسین

تقریظ

جناب مولانا مولوی میر حسین صاحب سابق محقق السنہ مشرقیہ
وایڈیٹر رسالہ ادیب - الہ آباد - ۱۴ مارچ ۱۹۱۳ء
مولانا مولوی میر اصغر علی صاحب چشتی صابری تعلقدار سمت
ساتت دلی واللہ ورگ مدظلہ نے ایک نہایت بکار آمد رسالہ
تالیف فرمایا ہے - جس کا نام بحر الحکمت ہے میں نے
اس رسالہ کو شروع سے آخر تک دوبارہ پڑھا مولانا ممدوح نے

جس سلاست سے اقسام حکمتیں یا اقوال حکمت آمیز جمع کر کے
پیش کیئے ہین اون سے ناظرین یہہ اندازہ کر سکتے ہین کہ
مولانا موصوف نے کس محنت اور کس دلسوزی سے یہہ خزینہ
پیش کیا ہے ۔ ان مختلف اقوال سے ہر شخص تمدنی ۔
اخلاقی ۔ روحانی ۔ سیاسی ۔ علمی اور ادبی سبق حاصل
کر سکتا ہے ۔ ہر عنوان کے نیچے جسقدر اقوال دیئے گئے ہین
اون پر بجائے خود جداگانہ ایک مبسوط کتاب لکھی جا سکتی ہے
باوجودیکہ اون پر بہت کچھہ بحث کیجا سکتی ہے ۔ مہر صاحب نے
اس خوش اسلوبی سے انہین بیان کیا ہے کہ معمولی
سمجھہ کا آدمی یا طالب علم بھی اون سے مستفید ہو سکتا ہے
اگر مدرسون اور اسکولون مین یہہ کتاب داخل کیجائے تو

کتاب کے اسم با مسمی ہونے مین کوئی شک نہین لایق مولف کی

جانفشانیون کی داد وہی دیسکتا ہے جو ایک مرتبہ اس کتاب کو

بغور پڑہ جائے ہمین یقین ہے کہ دکن کے علم دوست

اہلکاران سررشتہ تعلیمات اسے بچون کے نصاب مین

داخل کرکے لایق مولف کی محنتون کی داد دین گے فقط

فقیر حسین

تقریظ

جناب مولانا مولوی خانبہادر سلطان احمد صاحب یونیورسٹی ممبر بار ایٹ لا سابق لیڈر پنجاب

(حکمت کی باتین و انش کا سرچشمہ ہین)

عالیجناب مولانا مولوی میر اصغر علی صاحب تعلقدار سے

ایک چھوٹی سی کتاب بحر الحکمت نامی بین جس خوبی د

نمبر (۱۸۸) صرف خاموشي اگرچه يهه باتين لينے جو ٹیے

فقرات مين نهين بيان كيگئي هين ليكن ان مين باوجود

اس قدر اختصار كے بهي ايك ايسي طاقت مشنري جو

انساني تمدن اور انساني زندگي كے واسطے ايك اعلى طاقت

شمار هو سكتي هے - تعليم كے مقابله مين تربيت لازمي هے

ان اقوال بحر الحكمت مين تعليم كے ساتهه تربيت كا سامان

بهي مهيا كيا گيا هے - تربيت بهي دراصل تعليم هي كا ايك

دوسرا رخ هے همين مير اصغر علي صاحب كا دل سے

مشكور هونا چاهيے كه اون كي چند روزه محنت سے

ايك منتشر اور پراگنده سرمايه ايك مجموعي صورت مين

مل گيا هے هم اميد كرتے هين كه پبلك اس كي

اس سے بہت کچھہ فائدہ ہو سکتا ہے۔ خواندہ والدین کا فرض ہے کہ کھانیون اور ضرب الامثال کے طور پر لڑکون اور لڑکیون کو یہہ باتین سنایا کرین اور گھرون مین اولاد سے اسی سلسلہ مین بات چیت کیا کرین لڑکون اور لڑکیون سے سوال و جواب کے طور پر گفتگو کرنے سے یہہ مضامین اور یہہ خوبیان بہت کچھہ ذہن نشین ہو سکتی ہین مثلاً ایک سمجھہ دار والدہ سوال کر سکتی ہے۔ آدمی کی جانچ کسطرح کیجا سکتی ہے دیکھو فقرہ نمبر (۱۳۴) آدمی کی جانچ قول سے نہین ہو سکتی بلکہ فعل سے۔ بوڑھاپا صرف جسم کی قوت کو برباد کرتا ہے عقل کو بڑھاتا ہے دیکھو فقرہ نمبر (۲۲۳) آدمی پر کونسی چیز گران ہے۔ دیکھو فقرہ

اور نہ صرف اخلاق بلکہ واقعی اسم با مسمی یعنے حکمت کے

بے بہا موتیون کا دریا ہے ایک ایک فقرہ گویا کوزے مین

دریا بند ہے۔ کتب اخلاق مین کیا کچھہ نہین مگر اس رسالہ کی

نصایح کا اسلوب نرالا اور اعلی درجہ کے تجربون پر

مبنی ہے۔ یہہ نہ صرف مدارس کے طلبہ کو مفید ہے

بلکہ جوانون اور بوڑہون سب کے لئے اسرار معلومات کی

کلید ہے۔ نصایح مختصر ہین مگر دقیقہ سنجون کے لئے

اُنکا پہیلاؤ بہت کچہہ ہے۔ لٹریچر صاف و سلیس ہے

(۲۷) صفحات پر حاوی ہے۔ خدا تعالے

مولوی صاحب کے دل و دماغ مین برکت دے

اور اجر عظیم عطا فرمائے بڑی خوبی اس رسالہ مین

قدر کرنے میں کوتاہی نہیں کریگی اور مؤلف محترم کیے
خدمات علمی کا اعتراف کیا جائیگا تاکہ اونکی دماغ سوزی
اور محنت کی دامن میں اور بھی وسعت ہو اور لوگ اوس سے
مستفیض ہوسکیں - آمین - ۲۲ - مارچ ۱۹۱۳ء

احقر سلطان احمد

تقریظ

جناب مولینا مولوی سید احمد حسن صاحب شوکت میرٹھی
(مجدد الوقت السنہ مشرقیہ) ۳۰ - مارچ ۱۹۱۳ء

بحر الحکمت یہہ مختصر مگر جامع رسالہ اخلاق کی جان
معارف کی کان مولینا میر اصغر علی صاحب تعلقدار
سمستانات وغیرہ ریاست نظام عالی مقام کی تالیف ہے

ہست کلید در گنج حکیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر طرح کی تعریف اُس حکیم مطلق کو زیبا ہے جسکی شان
ہو الحکیم الخبیر نے ہر زمانہ مین عقل انسانی سے نئے نئے
آثار حکمت دکہلائے۔

درود نامحدود اُس سردار کونین کے لایق ہے جن کے
زور علم لدنی سے تمامی آل و اصحاب رضی اللہ عنہم نے
فیض پاکر اپنی تدابیر عقلیہ و انوار حکمیہ اسلامیہ سے جہکا کر مرض
کفر و ضلالت کی ظلمات مٹائے۔

چنانچہ فی زماننا کتاب بحر الحکمت مؤلفہ مولوی
سید اصغر علی صاحب جعفری بمصداق فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ

یہہ ہے کہ کل اہل مذاہب کے لیئے اور اخلاق کی
اصلاح کے لیئے اکسیر ہے دنیا دار مشائخ وابرار
سلاطین نامدار یکسان مستفید ہو سکتے ہین اور ہر طبقے کے
لوگ اس آئینہ مین اپنے چہرہ کا خط وخال حسن وجمال
معایب اور رسوایان دیکھہ کر محظوظ یا مکدر ومنقبض ہو سکتے ہین
ہندوستانیون کو ایسے جدت طراز اخلاقی رسالون کی
بڑی ضرورت ہے۔

سید احمد حسن شوکت۔ میرٹھہ

تقریظ

جناب حاجی مولینا مولوی محمد مظفر الدین صاحب معلی مددگار ناظم ٹیپہ
وظیفہ یاب سرکار عالی وجاگیردار

الحمدہ والمنتہ

حمد خدای پاک نہ بندے سے ادا ہوئی
خدای پاک کا جیسے جواب ہو نہ سکا

ایسی ہی نعت حضرت محبوب کبریا
کوئی نظیر رسالتماب ہو نہ سکا

ہیچمدان سید اصغر علی جعفری چشتی صابری عفی عنہ
ابن مولوی میر معظم علی جعفری الچشتی مرحوم و مغفور اعلی اللہ مقامہ
مصنف کتب ریعان محبوب الصنائع وغیرہ حیدرآبادی
تعلقدار ستانات سات ولی واللہ درگ وغیرہ و حصہ دار

میرے بیان متذکرۂ بالا مین دلیل ہے کہ فقرہ اس نسخۂ نایاب کا مؤلف کی کوشش نیک و سعی بلیغ کا عمدہ نتیجہ دکھلانے کے لیئے نمونۂ صنعت رب جلیل ہے - ان کی تلاش با اخلاص جس کی نیک نیتی نے ان اقوال حکمائے قدیمہ کو جو مکمن اخفا مین پوشیدہ تھے جلوہ گاہ ظہور مین لایا نہ صرف قابل تحسین ہے بلکہ ان کی محنت شاقہ جس نے ہم کو ان جواہر پارون کا فائدہ بتلایا لایق تشکر ہے -

مین اب ان مختصر الفاظ پر اکتفا کر کے بخلوص دلی سے دعا کرتا ہون کہ الٰہی ان کی مساعی جمیلہ مشکور اور نسخۂ نادر جو فائدہ بخش خاص و عام ہے نصاب تعلیم مین داخل و منظور رہو -

قطعۂ تاریخ

مشفق من مولوی اصغر علی — کرد چون تالیف این نادر کتاب

دل معلی گفت سال طبع او — بحر جاوید انتخاب لاجواب

١٣٣١

الراقم

محمد مظفر الدین عفی عنہ

جن کے اقوال ابتدا مین زبان عبرانی و سریانی
عربی فارسی و اردو وغیرہ ہر زمانہ مین لباس
مختلف السنہ پہنے ہوئے تھے ترجمون کے ذریعہ
اپنے لاجواب پند و نصایح کی دلپذیر ترتیب سے
ہر ایک بنی نوع انسان کے واسطے بلا قید مذہب
و ملت ایک سرمایہ تمدن و طرز معاشرت کا زنامہ
مدون کر گئے جنکا احسان ہر زمانہ کے لوگون پر ظاہر ہے
اور یہہ ایک عطیہ باریتعالی کا ہے جیسا کہ قرآن مجید
مین ارشاد ہوا ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ
الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ۔ ان نصایح کو چونکہ
مین نے حفظ کر لیا تھا ایکروز حضرت پیر روشنضمیر

جاگیر موضع سادات گانون تعلقہ مومن آباد ضلع بیر صوبہ

اورنگ آباد عرض کرتا ہے کہ مجھکو بیشتر کتب سیر و پند

و نصایح حکماے متقدمین کے دیکھنے کا بیحد شوق و مشغلہ تھا

اور خصوص اس مادہ مین آبائی سرمایہ کتب متقدمین بھی

حصہ مین ملا تھا لیکن یہہ سب کا سب سرمایہ طغیانی رود موسی

کے نذر ہوا۔ مین نے اکثر کتابین خاص خاص اس مادہ کی

دیکھی تھین اور یہہ اہتمام اپنا شعار امتیازی گردانکر اکثر

نصیحتون کو ان مین سے حفظ کر لیا تھا۔ بدینوجہ مجھے

اسکا خیال ہوا کہ حکماے متقدمین افلاطون ارسطوطالیس

سقراط۔ باسلیوس۔ تمستانس۔ تیقوبس۔ دیوجانس کلبی

سولون۔ تو قودیس۔ تسیافیدس۔ سگیستا (خاموش) وغیرہ

فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ ان سراپا منفعت نصایح
کو عام فیض رسانی کے لحاظ سے شایع کر دیے کہ فلاح
دارین کے لئے یہہ گنجینۂ بے بہا ہے۔ اللہ تعالی تجھے
جزائے خیر عطا فرمائے۔ اسکے علاوہ چونکہ عند المواقع یہہ نصایح
و اقوال بلا تکلف میری زبان سے دوست و احباب وغیرہ
کے سامنے ظاہر ہوتے تھے میرے عزیز قریب احباب ان
مفید و برجستہ کارآمد اقوال کو سنکر خصوصاً میرے چچا زاد
بھائی عزیزی میر شبیر حسین علی صاحب صیغہ دار محکمۂ آبکاری
بلدہ و برخوردار سید محفوظ علی جعفری سلمہما اور میرے داماد
حکیم سید شاہ ولی الدین صاحب سلمہ نبیرۂ حضرت سید شاہ ابن الدین صاحب
چشتی الفخری قدس سرہ اسپر مصر ہوئے کہ یہہ ایک بیش بہا گنجینہ ہے

قدوة السالکین معرفت وحقیقت دستگاہ قطب زمان

مولانا مولوی جناب حضرت محمد برہان الدین شاہ صاحب

قبلہ وکعبہ چشتی وصابری ادام اللہ فیوضہم خلیفہ قطب الاقطاب

حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی صابری شاہ خاموش صاحب قبلہ

قدس سرہ کی خدمت بابرکت مین اس غرض سے حاضر ہوا

کہ ان نصایح کو کم از کم چار پانچ ساعت کے عرصہ مین

سمع مبارک مین پہنچا کر مسترصد ارشاد رہون حضرت نے

براہ خادم نوازی جو غلام کے حال پر مبذول ہے

زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ عرض

کرنے آیا ہے بیان کر بہ تعمیل ارشاد حضرت روشن ضمیر

خادم نے فوراً ان نصایح کو عرض کر دیا بعد سمع زبان

فیض ترجمان

میل نہ کھانے کے باعث مخفی سمجھا) مین نے یہہ اہتمام
کیا کہ ان منتخب نصایح کو چند فصلون پر منقسم کرون اور
ہر ایک فصل مین منتخب منتخب نصایح کے اجتماع کا التزام
رکھون گو ہر ایک فصل کی نصیحتون کے مماثل صدہا اور
بھی پند موجود ہین لیکن اُنہین سے بھی بعض لیسے انتخاب
کر کے تالیف مین شامل کیئے گئے کہ اگر اُن کے مضامین کا مقابلہ
اور نصایح کے ساتھ بھی کیا جاوے تو انکا بھی وہی ماحصل ہو
اور زیادہ تر اس مین اسکا التزام رکھا گیا ہے کہ یہہ نصایح
ہر ایک زمانہ کے بنی نوع انسان کے لئے بلا قید عمر یکسان
مفید ہون اور ہر ایک شخص انکو حفظ کرنے کا بھی ارادہ
کرلے تو تھوڑے عرصہ مین وہ بالکلیہ اپنے اس مقصد مین

کب تک قوت حافظہ کے حفظ مین رہیگا اِس لیئے
انکو ایک کتابی صورت مین مدون کر دیا جائے تو
مناسب ہے اسلیئے اُن کو انتخاب کیا کہ مختصر و مفید
ہین یہہ امر ظاہر ہے کہ اِس مادہ مین صدہا بلکہ ہزارہا
کتب مختلف طریقہ پر ہر ایک زبان مین تصنیف و تالیف
پا چکے ہین لیکن اُنکے معاینہ سے جو خاص انتشار مطلب
اور فوائد حاصل ہونے چاہیئین نہین حاصل ہو سکتے
بقول کسی حکیم کے کہ (ایک شخص نے کسی حکیم کے
سامنے بہت ہی طولانی گفتگو کی۔ اُس حکیم نے اُس
شخص سے کہا کہ تمھاری تقریر کے اوّل کو تو مین دیر ہو جانے
کے سبب بھول گیا اور اُس کے آخر کو اوّل سے

اپنے پرجوش عقیدت و دلی مسرت سے یہ یادگار

تخت نشینی اعلیحضرت قدر قدرت قوی شوکت نظام الملک

آصفجاہ سابع نواب میر عثمان علیخان بہادر سلطان دکن

خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے منسوب کر کے اسکا نام (بحر الحکمت)

رکھا ہے اور بہ سرپرستی عالیجناب ناگا ریڈی صاحب

ولد راجہ لچھا ریڈی دیسائی تعلقہ یلا ریڈی پیٹھ ضلع

نظام آباد صوبہ گلشن آباد میدک جو میرے محسن اور

علم دوست ہونے کے علاوہ قدردان سخن بھی ہیں

شایع کیا ہے پس اب مین اپنے اس ناچیز التماس کو

اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ حضرت حکیم علی الاطلاق

جلت کلمتہ میرے اس مختصر رسالہ کو مقبول عام فرما کر

کامیابی حاصل کر سکتا ہے جس سے یہہ صریح فایدہ ہوگا
کہ جب کبھی کسی موقع پر اُسکے عمل کی ضرورت پیش آئے
تو بلحاظ اُن اقوال کے جن کی تقسیم کئی فصلون پر کیگئی ہے
اپنے خیالات کی اصلاح پر قادر ہو جائے گا جس مین فلاح
دارین مقصود ہے اس لیئے اقوال مذکور کے حفظ کرنیکی
غرض سے ایک فہرست ایسی کہ اُسمین ہر نصیحت کا سر جملہ
بقید نمبر و صفحہ مرقوم ہے درج فہرست کیا گیا ہے کہ
ذہن نشین ہونے مین آسانی ہو - ہان یہہ امر بھی میرے
مد نظر رہا ہے کہ یہہ ان تمام اقوال و نصایح کا دوسری زبانون
مین بھی ترجمہ کرون تا کہ ہر ایک قوم و ملت کے انسان اُن سے
باسانی فایدہ حاصل کر سکین - مین نے اپنی اِس حقیر تالیف کو

فہرست اقوال بحر الحکمت

سب مجھے جن لئے خیر عطا فرمائیے۔ آمین یارب العالمین

ارباب دانش و فضل و کمال سے استدعا ہے کہ

اگر بتقاضائے بشری کوئی غلطی یا سہو ملاحظہ فرمائیں تو

کرم عمیم سے معاف فرماویں کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

المؤلف اضعف العباد

میر اصغر

میر اصغر علی عفی عنہ حیدرآبادی

تعلقدار سمستانات

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توحید

(۱) کسی حکیم سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدت پر کیا دلیل ہے۔ اُس نے کہا کہ جو دلیل مین ایجاد کرونگا وہ اُسکی مخلوقات سے زیادہ اُسپر دلالت کرنیوالی نہوگی۔

(۲) شکر بندہ کیلئے خدائے تعالیٰ کا عطیہ ہے۔

(۳) خدا کا خوف، کامیابی کی چوٹی، اور پرہیزگاری فضائل کی کونجی۔

(۴) جسمانی لذتون مین جو کمی واقع ہوتی ہے وہی معرفت کی لذتون کو بڑہاتی ہے۔

بے پروائی جائز رکھی گئی تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس پر ادبار آچکا اور زوال قریب ہے۔

(۸) ظالم بادشاہ کا زمانہ عادل بادشاہ سے کوتاہ ہوتا ہے اسلئے کہ ظالم خراب اور عادل درست کرتا ہے اور بمقابلہ درستی کے خرابی بہت جلد ہو جاتی ہے۔

(۹) تم کسی بادشاہ کی خدمت مین رہو تو تمہاری سلامتی اُسی مین ہے کہ نہ اُسکے جانور پر سوار ہوا ور نہ ایسے شخص کو نوکر رکھو جو اُسکی خدمت کے سزاوار ہو۔

(۱۰) اپنے بادشاہ کے پاس ڈہی دیئے ہوے رہو کیونکہ نہ تم ہی اُسکے بڑے کام کیے ہوا ور نہ

(۵) جو نعمت کي ناشکري کرے وہ آیندہ نعمتون سے چھین لئے جانے اور اُس سے زیادہ محروم کیئے جانے کا سزاوار ہے

بادشاہون کو کن اوصاف سے متصف ہونا چاہئے

(۶) بادشاہ کو عمر کے لحاظ سے نہین بلکہ خصلتون کے لحاظ سے منتخب کرنا چاہیئے کیونکہ کبھي بوڑھے مین وہ خصلتین نہین ہوتین جن کا ہونا لازمي ہے اور جوان مین ہوتي ہین۔ جو صفت بادشاہ مین سب سے پہلے تلاش کیجاتي ہے وہ سچائي ہے کیونکہ امید رکھنے والون کي رغبت اور ڈرنے والون کي دہشت اسي پر موقوف ہے۔

(۷) جب کسي سلطنت مین حکیمون اور قاضیون سے

فضائل کو دل پسند سمجھین۔

(۱۵) بہترین رعیت وہ ہے جو بادشاہون کی سختیان جہیلنے مین سب سے بڑھکر ہوا ور رعیت کی فرمان برداری وزیرون کی راستی کی دلیل ہے۔

(۱۶) جب رئیس پر نصیحت گران گزرے اور ناصح کی بات نہ مانے اور اصرار کرے۔ ممکن کو جہٹلائے توکل اور تفویض اختیار کرے اور دشمنون کی کوشش کو حقیر سمجھے تو اُس سے بہت جلد اپنی چہٹکارے کی فکر کرو۔

شرح فضائل شرفا

(۱۷) شریف کے حملہ سے بچو جب کہ

تمہیں پر ہی اُسکا دار و مدار ہے۔

(۱۱) بادشاہ کا اپنے مخلصون کی بُرائی چاہنا اور جو اُسکی معاملہ کے واقف کار ہون اُنکے مشورے کو ہیچ سمجھنا اُسکے ادبار کی دلیل ہے۔

(۱۲) عدل کو آرایش اور پارسائی کو پوشاک بناؤ مراد کو پہنچوگے۔

(۱۳) بادشاہ وہ نہین جو غلامون اور عامیون کا بلکہ شریفون کا مالک ہو۔ اور مال دار وہ نہیں جو مال جمع کرے بلکہ جو مال کا انتظام کرے۔

(۱۴) بہترین بادشاہ وہ ہے جس کا ذکر انصاف کے ساتھہ باقی رہے اور اُسکے بعد والے اُسکے

فائدے پر تمہارے فائدہ کو مقدم رکھیگا اور اُس نے جو تمسے وعدہ کیا ہے اُس کا ذکر اُس سے ضرور کریگا اور کمینہ اُس کا فائدہ اپنے ہی ذات کو پہونچیگا

(۲۲) جس نے اپنی نسبی شرافت مین اپنی ذاتی شرافت بھی ملائی تو اُس نے اپنے ذمے کا حق ادا کیا اور جس نے اپنے ذات سے غفلت اور اپنے باپ دادون کی شرافت پر اکتفا کیا تو اُسنے اپنے بزرگون سے بدسلوکی کی۔

(۲۳) عزت دار دل وہی ہے جو مفلسی کے سبب ذلت نہ اٹھائے۔

(۲۴) آدمی جب تک اپنے بدخواہون کا

وہ بھوکا ہو۔ اور کمینے سے جب کہ وہ آسودہ ہو۔

(۱۸) شریف اپنے سارے شناساؤن کو لیکر اوپر چڑہتا ہے اور کمینہ صرف اپنی جان کو لیکر۔

(۱۹) جو تمہارے وعدے کو خوبی کے ساتہہ برداشت کرے گا وہ تمہاری سختیون کو بھی خوبی کے ساتہہ جھیلے گا۔

(۲۰) شریف کے ساتہہ احسان کرنا اُس کو معاوضہ دینے پر آمادہ کرتا ہے اور کمینے کے ساتہہ اُسکے دوبارہ سوال کا باعث ہوتا ہے۔

(۲۱) شریف آدمی رئیس کے تخلیے مین اپنے ذاتی

(۲۸) شریف کے خصائل مین داخل ہے کہ اپنے مافوق کی رضاجوئی مین جسقدر تکلیفین برداشت کرے اُس سے زیادہ اپنے ماتحت کی نیک خواہی مین۔ اور اپنے قوی کی جسقدر باتین برداشت کرے اُس سے زیادہ اپنے سے ضعیف کی۔

(۲۹) راز پوشیدہ رکھنا۔ رشک اُٹھا دینا۔ اور احسانکو ظاہری حالت پر قبول کر لینا۔ انسان کی امانت کمال ہے۔

(۳۰) تمہارے ساتھہ جو احسان ہو۔ اوس کو یاد رکھو اور تم جو احسان کرو اوس کو بھول جاؤ۔

خیر خواہ نہو اُس کی نیکی کمال کو نہین پہونچتی۔

(۲۵) جس نے اپنے نفس کو قابو مین نہ رکھا وہ اور بہت سے لوگون کو کیا قابو مین رکھیگا۔

(۲۶) شریف پر جسقدر بوجہہ لادوگے وہ سب اُٹھالیگا اور اُس کو اپنی عزت کی زیادتی سمجھیگا لیکن اگر اُس کی آزادی مین ذراسی بھی کمی چاہوگے تو وہ اُس کو جائز نرکھیگا اور نہ مانیگا۔

(۲۷) جس شخص مین ذاتی و آبائی شرافت نہو اُس کو اپنے برابر سمجہنا اور جس چیز کا اتفاق سے مالک ہوا ہو اور اُس کو کوشش سے حاصل نہ کیا ہو اُسپر شیخی نہ کرنا شریف کی شرافت ہے۔

چور سے ڈرتا ہے اور ہر ایک ان مین سے اپنے ساتھی کے سایہ سے بہاگتا ہے۔

(۳۳) معاف کر دینے کے بعد گناہ پر عتاب کرنا احسان کو ذلیل کرنا ہی

(۳۴) اپنے محسن اور دایں سی خندہ روی سی ملو کیونکہ یہہ تمہاری قاتین

(۳۵) کام مین تیزی نہین بلکہ خوبی کو مد نظر رکہو کیونکہ لوگ کام کی مدت نہین پوچہتے وہ تو عمدگی ہی کو دیکہتے ہین۔

(۳۶) ہر اچہی صفت کا بازار کسی نہ کسی وقت مندا پڑہ جاتا ہے۔ البتہ امانت کا کہ ہر قسم کے لوگون مین اس کا چلن ہے۔ اور جس مین یہہ صفت پائی جاتی ہے اُس کی بزرگی مانی جاتی ہے۔ غایت یہہ ہے

اخلاقی صفات

(۳۱) اگر یہہ چاہتے ہو کہ لوگ تم کو ہمیشہ دوست رکہین تو اپنے اخلاق درست کرو۔

(۳۲) عمدہ صفتین جن مین پائی جاتی ہین اُن کو وہ ایک دوسرے سے محبت کے ساتہہ ملاتی ہین۔ اور بُری صفتین جن مین پائی جاتی ہین اُن کو باہمی نفرت و عداوت کے ساتہہ متفرق کر دیتی ہین۔ جیساکہ سچا سچے سے دوستی کرتا ہے اور راحت پاتا ہے۔ اور ویسا ہی خوش اخلاق خوش اخلاق سے۔ اور برعکس اُسکے جہوٹا جہوٹے سے بغض رکہتا ہے اور چور

جس سے تمہاری شناسائی تھی تو تمنے جو کچھہ اُس کی مدد کی ہو ہرگز اُس کی طرف اشارہ نکرو اور نہ ایسی برائی کا ذکر کرو جس سے اُس نے تم کو آگاہ کیا ہو اور تم اُس سے صلح کر لینے مین نہ شرماؤکہ احوال بدلیتے رہتے ہین۔

(۴۰) لوگون کے پاس جو کچھہ ہو سب نہ لیلو بلکہ جس کی سب حقیقتین پسندیدہ ہون اُس سے تو سب لیلو اور جس کی ایک آدہ بات اچھی ہو اُسکی وہی بات لو۔

(۴۱) جب تم کو تمہاری درستی کیلئے نصیحت کیجائے تو وہ ہیئت اختیار کرو جو طبیب کے سامنے مریض کی ہوتی ہے۔

کہ جو برتن خشک کرنے والا نہین ہوتا وہ اور برتنون سے
زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔

(۳۷) جب کسی آدمی نے کسی بھلائی کے وعدے کو
وفا کیا تو اُس نے بخشش اور راستی دونون کے
فضیلتین ایک ساتھ حاصل کین۔

(۳۸) جب تمکو کوئی ایسی نعمت ملجائے جس مین تمہاری
ضرورت سے زیادہ مقدار شریک ہو تو سمجھ لو
کہ اُس مین اورون کا بھی حصہ ہے اس لئے اُسکے
خرچ کرنے مین جلدی کرو تاکہ اچانک چھن جانے
سے محفوظ رہو

(۳۹) جب کہ تمسے اور کسی ایسے شخص سے جھگڑا ہو

مدح سرائی کرو۔

تلقین ادب

(۴۷) صاحب ادب کو چاہیے کہ بے ادب کو مُنہ نہ لگائیے جیساکہ ہوش والے کو مدہوش سیے تکرار کرنا زیبا نہین ہے۔

(۴۸) جب تم کوکسی کا مؤدب بنانا منظور ہو تو اُسکو خوشحالی زندگی سیے روکو اور فقیرانہ وضع کی عادتین سکہاؤ کیونکہ جب وہ جسم کی زیب و زینت سیے الگ ہو جائیگا تو جان و زبان کی آراستگی کا طالب ہوگا

(۴۹) جاہل مین ادب کا آجانا ویسا ہی بعید ہی

(۴۲) جو شخص تم سے محبت بھي کرے اور تم کو صلاح بھي دے۔ اُس کي تم محبت کے ساتھہ اطاعت بھي کرو۔

(۴۳) کون سي خصلتون کا انجام بخیر ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ والدین کے ساتھہ احسان کرنا۔ اور قبول ادب۔

(۴۴) جس کي حالت اچھي ہے دوستون کي اُسکو کیا کمي ہے۔

(۴۵) جس کا فعل اچھا ہے ساري دنیا اُس کا وطن ہے۔

(۴۶) اپني ستایش سے زیادہ دوستون کي

مشورہ کا فائدہ

(۵۳) تم سے کم علم کی رائے تمہارے لئے ذاتی رائے سے بہتر ہے۔

(۵۴) اپنے معاملات مین ایسے شخص سے مشورہ کرو جسکو اُنمین وہی جوکھون اٹھانی پڑے جو تمکو اٹھانی پڑی ہے اور مشورے مین وہ تمام باتین اُسکے سامنے پیش کرو جس کی فکر مین تم ہو ورنہ جتنی باتین تم اُس سے پوشیدہ رکھوگے اُن مین کے انداز سے اُس کی رائے مین کمی رہیگی۔

(۵۵) مشورہ رائے کو لغزش سے اوسی طرح پاک

جیسا کہ آگ کا پانی مین روشن ہونا۔

(۵۰) بدکار کی تعظیم کرنی اُس کی بدکاری مین مدد کرنی ہے۔

(۵۱) جو شخص تم سے باتین کرے اُس کا قطع کلام نہ کرو۔ کیونکہ یہہ ادب کے خلاف ہے۔

انصاف کی خوبی

(۵۲) حق رسان اور انصافور مین کیا فرق ہے حق رسان تو ہر حقدار کا حق جو اُس کے ذمہ ہوتا ہی عطا کرتا ہے۔ اور انصافور وہ ہے جو ہر حقدار کا حق اورون سے دلواتا ہے۔

فضیلت قناعت

(۵۹) قناعت کرو غني ہو جاوگے۔ دنیا پر نہ جھگڑو کہ تم کو اوس مین بہت تھوڑا رہنا ہے۔

(۶۰) جس مین قناعت نہین مال سے اُسکی امارت نہین بڑہتي اور جس مین ایمان نہین درایت سے اس کي بزرگي نہین بڑہتي۔

(۶۱) تونگري کیا چیز ہے۔ شہوات کي ہمیش خدمت ہر روز کي فکر۔ وغم۔ دلپسند برائي۔

وقت کی قدر کرو

(۶۲) کسي کام کو اُس کے وقت سے نہ ٹالو کیونکہ

کردیتا ہے جس طرح آگ کہوٹ کو سونے سے۔

(۵۶) ہرگز بغیر وصیت کیئے رات کو نہ سؤو رات کو مشورہ کیا کرو کیون کہ رائے باعتبار دن کے رات کو خوب قایم ہوتی ہے

(۵۷) بزدل کی رائے بزدل۔

صبر کے فوائد

(۵۸) جب کسی پر مصیبت آجائے تو اُس کو اُن بڑی بڑی مصیبتون پر غور کرنا چاہیے جو بہتر سے لوگون آئی ہین تاکہ اوس کا غم کم ہو۔

(۶۵) ہر وقت اور ہر حال مین امید و آرزو کے گہوڑون پر سوار نہ ہو کیونکہ اکثر یہہ آدمی کو آسانی سے برائی کے طرف لیجاتی ہین۔

نتائج خصائل بد

(۶۶) بُرائی کو کان دہر کر سننے والا بہی برائی کرنیوالیکا شریک ہے۔

(۶۷) جب تم کوئی حاجت پیش کرو تو امید جتنی باتون کو تمہارے سامنے پیش کرے سب کے سب کو پیش نظر نہ رکھو ورنہ حرص مین خراب ہوگے اور عاجزی و فروتنی مین حد سے گزر جاؤگے

جس وقت پر تم اُسے ٹالتے ہو اُس کے لئے بھی کوئی
کام ہوگا اور ہجوم کار کی اُس مین گنجایش نہین ہے کیونکہ
جب بہت کام ایک ہی وقت مین آن پڑتے ہین تو
اون مین خلل راہ پاتا ہے۔

حفظ محبت

(۶۳) جب معشوق تمہارے مفرد مرکب چہا جاتے تو
تمہارا چھٹکارا اُس سے بہت مشکل ہے۔

مذمت حرص

L673

(۶۴) لالچ ایسی ذلت کا سبب ہوتا ہے جو کبھی نہین جاتا

تمہارا دشمن نہین رہا دوست ہوگیا۔

(۷۲) جب تم دشمن کے مقابلہ مین آؤ تو اُسکے بارےمین غصہ کی پیروی سے پرہیز کرو کیونکہ یہہ اُس سی بڑہکر تمہارا دشمن ہے۔

(۷۳) جس کو تم نے دشمن بنایا ہے اُس کے ظلم و زیادتی کو غور سے دیکھتے رہو گو وہ چہوٹی ہی کیون نہون اور جبتک اُس کو صفائی یا اصلاح کے ذریعے اپنی سی نہ مٹاؤ آرام نہ لو۔

(۷۴) جب تم اپنے دشمن سے برائی کرنا چاہو تو اُس کے اخلاق کو دریافت کرو تو تم کو معلوم ہوجائیگا کہ سب کے سب کامل نہین ہین ضرور ہے کہ اُن مین کچہہ

(۶۸) جس نے چغلخوری مین بسر کی اُس کا بیج بڑہا۔

(۶۹) سب سے بُری باتین یہہ ہین۔ چغلخوری مین سچائی معذرت مین تنگ طلبی۔ شرافت کی باعث سوال نہ کرنیوالے کے ساتھ بخل۔ اور جس کے شر کا کہٹکا ہو اُس کے سر ہو جانا۔

دشمن سے حذر

(۷۰) اپنے دشمن کو حقیر نہ سمجھو ورنہ تمہارے اندازہ سے زیادہ بلائین تمپر آپڑینگی۔

(۷۱) جب تمہارا دشمن مشورہ لے تو اُس کو صحیح مشورہ دو کیونکہ جب تم سے اُس نے مشورہ لیا تو

اُن کی خوبیون کو چھوڑ دیتے ہین - جس طرح مکھی جسم کے

خراب ہی جگہ مین بیٹھتی ہے اور اچھی کو چھوڑ دیتی ہے

(۷۸) جس کی ہمت تمہاری ہمت سے پست اور جس کی

حرص تمہاری حرص سے زیادہ اور جس کی چالین تمہاری

چالون سے بڑی ہوی ہون اُسکی طرف راغب نہو -

(۷۹) اگر گالیان دینے والا کمینہ ہو تو گالیون کا معاوضہ

گالیون ہی سے کرنے والا بھی کمینہ ہے -

(۸۰) آدمی کو جب اپنی بساط سے بڑہکر دنیا ملجاتی ہے تو

لوگون کے ساتھہ اُس کا برتاؤ بُرا ہو جاتا ہے -

(۸۱) جب بادشاہ کی توجہہ یا تم کسی حکومت پر

پہنچ جانے کے باعث پہولے نہ سماؤ تو سمجھہ لو کہ تم کو

نقص بھي ہو پس اُس کي کمزوريمت سے اپني تدبير کو پہنچاؤ کبھي خالي نہ جائيگي -

(۷۵) ضرر پہنچانيوالے دوست اور دشمن مين کچھہ فرق نہين -

کمينہ پن سے بچو

(۷۶) جو شخص تم سے خوش ہوکر تمہاري تعريف مين وہ خوبيان بيان کرے جو تم مين نہين ہين وہ تم سے ناخوش ہوکر تمہارے متعلق وہ برائيان بھي ظاہر کريگا جو تم مين نہين ہين -

(۷۷) شرير آدمي لوگون کي برائيون کو ہي تاکتے ہين

تیل خرچ کیا ہے۔

(۸۴) علم مالدارون کیلئے آرایش ہے اور محتاجون کیلئے وجہہ معاش جس سے وہ اپنی شریفانہ زندگی بسر کر سکتے ہین۔

(۸۵) سقراط علم موسیقی سیکہتا تھا۔ ایک شخص نے اُس سے کہا کہ تم کو سفید داڑہی لیکر سیکہتے شرم نہین آتی۔ اُس نے کہا کہ سفید داڑہی لیکر جاہل رہنا اُس سے بدتر ہے۔

(۸۶) ایک بوڑہا علوم سے واقف ہونا چاہتا ہے لیکن شرماتا ہے اُس سے کہا کہ اے شخص تجہے شرم آتی ہے کہ جس حالت مین تو آخر عمر مین ہے اُس سے

نشہ کا چڑہنا شروع ہوگیا اور اُس کی انتہا یہہ ہوگی کہ لوگونکو

تم بے وقعت سمجہنے لگوگے۔

دوستی کی فوائد

(۸۲) جب تمہارے کچہہ دوست ہین تو سمجہہ لو کہ

تمہارے پاس خزانے ہین۔

علم کی مدح

(۸۳) کسی نوجوان نے ایک حکیم سے پوچہا کہ اسقدر

علم تمنی کہان سے سیکہے۔ اُس نے کہا جتنی شراب کا

تو نے ناس کیا ہے اُس سے زیادہ مین نے

جیسا عالموں سے خطا کا۔

(۹۱) جاہل جب کوئی علم کی بات سیکھتا ہے تو وہ علم بھی بدل کر جہل ہو جاتا ہے جسطرح کہ اچھی غذا بیمار کے پیٹ میں جا کر فاسد بنجاتی ہے۔

(۹۲) انسان بغیر عقل کے گویا بیجان مورت ہے۔

(۹۳) نصیحت جاہل کے ایک کان سے آتی ہے اور دوسرے کان سے چلی جاتی ہے۔

(۹۴) نادان کو اپنے دائمی دل کی نادانی کی تکلیف اوسیطرح محسوس نہین ہوتی جسطرح متوالیے کو اپنے ہاتھہ پاؤن مین چبھے ہوسے کانٹون کی۔

(۹۵) بُرے کی صحبت مین نہ بیٹھو کیونکہ تمہاری طبیعت

افضل ہوجایئے۔

(۸۷) نفس علم کا زنگ ہے۔ اور جبتک کوئی چیز زنگ سے صاف نہو اُس پر رنگ نہین چڑہتا۔

(۸۸) جس نے چہٹپن مین علم کو دوست رکھا وہ بڑا ہوکر عالم ہوا۔

(۸۹) اگر تم مال کے طالب ہو تو اُس کا حال سنتے رہنے سے اُس کے حاصل کرنے مین زیادہ زمانہ صرف کرو۔ اور اگر علم کے جویا ہو تو اُس کے جمع کرنے سے اُسکی مشق اور اُس مین غور وفکر کرنے مین زیادہ وقت لگاؤ

جہل کی خرابی

(۹۰) جاہلون سے ثواب کا وقوع مین آنا ایساہے

خطا سے بیچے رہے ہے تو غیبت مین ہرگز نہین بچ سکتے

(۱۰۰) جب زمانہ مین خرابی آجاتی ہے تو شریف خصلتین بے قدر اور مضر اور رکمینہ خصلتین قابل قدر و مفید ہوجاتی ہین۔

(۱۰۱) جو شخص اپنے بہائیون کے چھپے ہوے عیبون کی تجسس مین رہیگا وہ ہرگز سردار نہین کہلا سکتا

(۱۰۲) جس کو نفسانی خواہشون نے اپنا غلام بنا رکھا ہو اُس کا صاحب فضل ہونا بہت دور ہے۔

(۱۰۳) جو دنیا کی محبت مین حد سے گزر گیا وہ محتاج ہوا

(۱۰۴) لوگون کے سامنے آبرو کھونی بھی بڑی موت ہے۔

اُسکي خوبو چرا لیگي اور تم کو اُس کي خبر نہ ہوگي ۔

(۹۶) جو ایسي چیز کا طالب ہو جس کي انتہا نہین وہ جاہل ہے ۔

(۹۷) بُرے زمانہ مین چونکہ احسان کي ناشکري اور بہلائي کے بدلے بُرائي ہوتي ہے اس لیئے وہ زمانہ بدلکر منعمون کي طبیعتون کو بُخل و برائي کیطرف لے آتا ہے

(۹۸) بے عقل کو تعلیم کرني اُس کي عمر کو ضایع کرنا اور ناشکرے کیساتہہ احسان کرنا نعمت کا خون کرنا ہے

(۹۹) کسي شخص سے ایسے آدمي کے سامنے ہرگز مناظرہ نہ کرو جو اپني وجاہت اُس کے سامنے قایم رکہنا چاہتا ہو کیونکہ اگر تم موجودگي مین اُس کي

(۱۰۹) سخی مرتے وقت بخیلون پر ہنستے ہین اور بخیل افلاس کے وقت سخیون پر آوازے کستے ہین۔

(۱۱۰) سخی مال جمع کرتے وقت بُخل کرتا ہے اور اسوقت اُس پر سُوال گران گزرتا ہے کیونکہ جمع کرنیکا راستہ اور ہے اور خرچ کرنے کا اور۔

بُخل کے ضرر

(۱۱۱) کنجوس سے سُوال کرنا آبرو کہونی ہے اور جاہل کو سمجہانا اُس کے جہل کو بڑہانا ہے۔

(۱۱۲) بخیل جس قدر مال مین بُخل کرتا ہے اُسیقدر آبرو مین سخاوت۔

(۱۰۵) جلد غصہ آجانا درندون اور بچون کی خصلت

(۱۰۶) ایک طالب علم پڑہنے مین کاہلی کرتا تھا اُس سے کہا کہ میان لڑکے اگر پڑہنے کی مشقت نہین اٹہائی جاتی تو جہالت کی بدبختی اُٹہانی پڑیگی۔

سخی کی فضیلت

(۱۰۷) سخی وہی ہے جو شریف کو سوال سی بچانے کیلئے بے مانگے دیے۔

(۱۰۸) سخی کون ہے۔ جو اپنے مال مین سے سخاوت کرے اور دوسرے کے مال سے اپنے آپ کو بچائے۔

مقابلہ مین حجت قایم کرنیے کے ساتہہ اُس کی خوشنودیکا
بھي لحاظ رکھو اور اپنے کام کي دہن مین اُس کو کوئی
ایسي چیز نہ بتاؤ جسپر قانون وغیرہ کي روسے وہ
اُس شیئے کو گہما پہرا کر اپنے ہي مطلب پر لے آئے
جس کے باعث تم کو اُس سے بدلا لینا دشوار ہوجائے
(۱۱۷) جو لوگون پر جبر کریگا لوگ اُس کي
خطا کے خواہان رہینگے ۔ جو ملامت مین افراط کریگا
لوگ اُس کے جینے کو ناپسند کرینگے ۔

عاقل کے فوائد

(۱۱۸) عاقل کو چاہیئے ہے کہ اپني بہلائي کے لیئے آدمي

(۱۱۳) بخالت بزرگي کو مٹاتي اور جان کو ہلاکت کا نشانہ بناتي ہے -

(۱۱۴) مال کي محبت کا نتيجہ لعنت و ملامت ہے -

(۱۱۵) بخيل اپني يہان آنيوالون مين سب کو اپنا بہائي سمجہتا ہے کيونکہ وہ يہہ نہين چاہتا کہ ان لوگون کے اس کو بزرگ سمجہنے کے باعث اس کو ان کے ساتہہ احسان کرنا پڑے - اور سخي اپنے يہان آنيوالون کا سردار بنجاتا ہے تاکہ ان کو اپنے بزرگ سمجہنے کا صلہ دے -

ظلم کي قباحتين

(۱۱۶) جب تم کسي ظالم سے معاملہ کرو تو اس کے

رائے مین تم سے بڑھکر اور امانت مین پورا تو
وہ اِس لایق ہے کہ تم اُس کی بات مانو اور
اُس کی تقلید کرو۔

(۱۲۳) عاقل کو چاہیے جس حال مین ہو اُس سی
زیادہ کے لیئے کسب کرے اور اُسی کی نوکری کری
جس کے اخلاق اُس کے اخلاق سے ملتے جلتے ہون

(۱۲۴) حکیم نیکوکار کسی کو دہوکا نہ دیگا اور دانشمند
کامل کسی سے دہوکا نہ کھائیگا۔

(۱۲۵) عاقل کو چاہیے کہ اپنے کسی کام مین عقل و
صبر کی پیروی سے الگ نہو۔ اسیلئے کہ اگر مطلب
حاصل نہ ہوگا عذر تو ہاتہہ آجائیگا۔

منتخب کرلیوے جس طرح کہ صاف وستھری زمین
کاشت کے لیئے منتخب کرلیتا ہے۔

(۱۱۹) عاقل کو خوشگوار غذا کے وقت ناگوار دوا کو
بھی یاد کرلینا چاہئے۔

(۱۲۰) یہہ کیونکر معلوم ہو کہ مین حکیم ہوگیا ہون
جب تم اُس حالت پر پہنچو کہ جو رائے تم دو اُس پر
تم کو گہمنڈ نہ ہو اور گناہ کے وقت غصہ تم کو جامہ
سے باہر نہ کردے۔

(۱۲۱) عاقل کو چاہئیے کہ اپنی احتیاط کا رخ
بدون کی طرف اور اطمینان کا نیکون کی طرف رکہے

(۱۲۲) جب کسی شخص مین دو باتین مجتمع ہون یعنے

ادب سے آراستہ انسان۔

(١٢٩) فروتنی بزرگی بڑہاتی ہے اور نخوت گمراہی کی
راہ دکھاتی ہے۔

(١٣٠) ان چیزون پر ہرگز رشک نہ کرنا چاہیئے
ناانصاف بادشاہ۔ ناجائز دولت والے مالدار
بے موقع راست گفتاری کی بلاغت۔ بے راہ والے
سخاوت۔ اور بے خوف خدا اطاعت۔

(١٣١) حکمت کا پتہ گفتگو کے وقت چلتا ہے۔ اور
شجاعت کا غصہ کے وقت۔ اور پارسائی کا
شہوت کے وقت۔

(١٣٢) کسی حکیم سے پوچھا گیا کہ تجھے غم کیون نہین ہے

(۱۲۶) عاقل کو چاہیئے کہ اپنا مقصد حاصل کرنے مین نرمی اور فضولیات سے احتراز کرے - کیونکہ جونک جسقدر آہستگی کے ساتھہ خون چوستی ہے - مچھر چلبلی وشور وغل کے ساتھہ اُس قدر خون نہین پیتا -

(۱۲۷) عاقل کو چاہیے کہ اپنے دوست کی دوستی کو اچھے برتاؤ اور عمدہ رکھہ رکھاو کے ذریعہ سے پرورش کرتا رہے جسطرح مان نوزائیدہ بچے کی اور مالی اپنے لگائے ہوئے پودے کی پرورش کرتا ہے اور جیسی اُس کی پرداخت ہوگی ویسی ہی اُس مین بہار و تازگی آئیگی -

(۱۲۸) کونسا حیوان سب سے اچھا ہے -

(۱۳۷) آدمی کو مصیبتون مین اپنے بہائی اور قرابتدارون اور خاص دوستون پر بہروسہ کرنا چاہیئے - قول و قرار مین راستبازون پر - افلاس مین نیکوکار بی بی پر - اور مرتے وقت اپنے اُن نیکیون پر جو پہلے سے کر رکہی ہین -

(۱۳۸) عاقل کو چاہیئے کہ جب کوئی امر ناگوار پیش آجائے تو عقل سے اُس کی ایسی تدبیر کی جائے کہ غم کا قلع قمع ہو جائے -

(۱۳۹) دانشمند کو چاہیئے کہ زمانہ کے ساتہہ ویسی ہی مدارات کرے - جیسی بہتے پانی کے ساتہہ تیرنے والا کرتا ہے -

اُس نے کہا کہ دنیا کی کسی ایسی چیز کا مین مالک ہی نہین ہون کہ جس کے چلے جانے سے مجھے غم ہو

(۱۳۳) سقراط سے کسی نے پوچھا کہ تم کو کم عقل عورت کیونکر پسند آئی ۔ اُس نے کہا اس لیے کہ مین اُس کے ذریعہ سے اپنے نفس کو ذلیل کرون اور میرے اخلاق خاص و عام کیلئے درست ہو جائین

(۱۳۴) آدمی کو اُس کے فعل سے جانچو نہ کہ قول سے ۔

(۱۳۵) بھاری کام کرو بھاری سامان جمع نکرو ۔

(۱۳۶) جو تم سے سختی کرے اُس کی تعریف کرو نہ کہ جو نرمی و چاپلوسی کرے ۔

سربستہ ہوتا ہے۔

(۱۴۴) عاقل کب گھبراتا ہے جب تم اُس کو جاہل کے پاس رہنے کہو۔

(۱۴۵) ہوشیار آدمی کو چاہیئے کہ جس چیز کو حاصل کرنا چاہے اُس کے لیئے وہ سب سامان مہیا کرے جو عقل کی رو سے اُس کے طلب کے لیئے ضروری ہوں اور اپنی کوشش سے باہر کے اسباب پر تکیہ نہ کرے جن کی طرف امید و عادات لیجائیں۔

(۱۴۶) کسی جماعت کے بیچ میں بے سمجھے بوجھے پڑنے سے لڑائی میں نہ جانا بہتر ہے۔

(۱۴۷) جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن سے

(۱۴۰) عاقل کی نفس کو عاقلون سے کے ساتھہ بیٹھ کر ڈھونے مین۔ جو خوشی ہوتی ہے وہ جاہلون کے ساتھہ کھانے پینے مین نہین ہوتی۔ کیون کہ اُس کو دونون حالتون کے انجام کی خبر ہے۔

(۱۴۱) عاقل کو چاہئے کہ اپنے بادشاہ کے ساتھہ بحری مسافر کی طرح رہے جس کا جسم ڈوبنے سے بچا بھی رہے تو دل خوف سے بے غم نہین رہتا۔

(۱۴۲) نیکوکارون کا عمدہ کلام عقل کے بیمار کو طبیب کا کام دیتا ہے۔

(۱۴۳) عاقل کی نصیحت عام لوگون کے لیئے ہوتی ہے اور اُس کا راز خاص لوگون کے سوا سب کیلیئے

اُس کو راضي رکہو اور اگر وہ کمزور دل کا ہے تو اُس کو
ناراض کرکے اُس کے نوکرون کو راضي رکہو۔

(۱۵۲) تمہارا مقابل جبتک مناظرہ کے اصول پر
چلے تم اُس سے گفتگو کرو اور جب اُس سے الگ
ہو جائے تو اپني جگہ پر ثابت قدم رہو۔

(۱۵۳) بوڑہون مین سے جو شخص کمزوري کے
باعث کام نہ دیسکے اُس کي بہلائي سے نا امید
نہ ہونا چاہئے ہے جب تک اُن تجربون کا حال نہ کہلے
جو اُس کو حاصل ہین پس اگر وہ تجربون سے مالامال
ہے تو اُس کي ضرورت باقي ہے۔ اور اگر
تہیدست ہے تو اُس کي جانب رغبت کا خاتمہ ہوچکا ہے

عبرت حاصل کرو اور جو تمہارے بعد آنیوالے ہیں اُن کے لیئے عبرت نہ ہو۔

(۱۴۸) آدمی اپنے دشمن سے انتقام کیونکر لے اپنے مین فضیلت بڑہا کر۔

(۱۴۹) نوکر رکہنے مین امانت اور کام کی پوری لیاقت کے سوا کسی کی سفارش ہرگز قبول نہ کرو۔

(۱۵۰) جو چیز تم سے جاتی رہے اُس کی ضروری تلاش کیے بعد اُس کی سوچ نہ کرو بلکہ جو باقی رہگئی ہے اُس کی حفاظت کرو۔

(۱۵۱) تم جس کی نوکری کرتے ہو اگر وہ مضبوط دل کا ہے تو اُس کے اہالی موالی کو ناراض کرکے

کہ تمہاری کوئی بات اُسپر پوشیدہ نہ ہے کیونکہ وہ
دوستی تم سے منقطع کر دیگا اور تم کو اپنا قیدی بنالیگا
(۱۵۸) سب سے کمزور وہ ہے جس مین اپنے راز
کے چھپانے کی قوت نہو ۔ اور سب سے زور آور
وہ ہے جس کا زور اپنے غصہ پہ چلے اور
سب سے صابر وہ ہے جو اپنے افلاس کو چھپائے
اور سب سے غنی وہ ہے کہ جو کچھہ اُس کو میسر آجائے
اُس پر قناعت کرے ۔
(۱۵۹) کسی شخص کی شہرت سے دہوکا کہا کر اُسکی
طرف مائل یا منحرف نہ ہو بلکہ اُس کی شہرت کے
ساتھہ اُس کی آزمایش بھی کر لیا کرو ۔

(۱۵۴) آدمی کو بدگمانی سے صرف اُسیوقت کام لینا چاہئے ہے جبکہ عقل کام نہ دیسکے عقل تم کو آغاز ہی مین انجام بتا دیتی ہے۔

(۱۵۵) خوف زدہ کو دلاسا دینا بھوکے کو کھانا کھلانے سے افضل ہے۔

(۱۵۶) غیر کے لئے کسی پر غصہ نہ کرو جس سے تمہارے باہمی تعلقات خراب ہوجائین کیونکہ اکثر ایسا ہوگا کہ وہ دونون آپس مین صلح کرلینگے اور تم اُلٹے اُنسے چھٹے رہوگے۔

(۱۵۷) ایسے شخص کی دوستی سے بچتے رہو جو سب سے زیادہ تمہاری ہی دہن مین لگا رہے اور یہہ چاہتا ہو

ظاہر ہوجائیگی۔

(۱۶۳) جہوٹ بولنے والا اپنے مُنہ سے آپ رسوا ہوتا ہے۔

(۱۶۴) جہوٹ کا نقصان یہہ ہے۔ کہ جہوٹا واقعی صورت کو جو محسوس ہوتی ہے بہول جاتا ہے اور وہی جہوٹی صورت کو ذہن مین جمالیتا ہی اور اُسی پر اپنے کام کی بنیاد قائم کرلیتا ہے اس لیئے اُس کا کہوٹ آپ سے آپ ظاہر ہوجاتا ہے۔

(۱۶۵) جہوٹے سے بہی کمتر وہ ہے جو اورونکے لیئے جہوٹ بولے اور ظالم سے بدتر وہ ہی جو غیر کے لیئے ظلم کرے۔

سچائی کی بھلائی

(۱۶۰) راست گوئی سے خلق کے معاملات قایم ہین اور دروغ گوئی وہ بیماری ہے کہ جس کو لگتی ہے وہ جانبر نہین ہوتا۔

(۱۶۱) حکیمون کی راحت حق کے ملنے مین ہے اور نادانون کی باطل کے ملنے مین۔

جھوٹ کی بُرائی

(۱۶۲) بناوٹ کرنے والے کی باگ ڈھیلی کردوگے تو اُس کی سستی و کمزوری خود

ہونے سے تجھ مین غرور پیدا ہو تو اپنی چھپی ہوئی برائیون پر غور کر اور تجھے اپنی واقفیت پر جو اپنی ذات کی نسبت ہو لوگون کی ستایش سے زیادہ وثوق ہونا چاہیے

(۱۷۰) اس عالم مین تمہاری جو چیز جبرًا دوسرے کے قبضہ مین چلی جائے اُس پر اظہار افسوس نہ کرو کیونکہ اگر درحقیقت تمہاری ہوتی تو ہرگز اورون کے قبضہ مین نہ جاتی ۔

(۱۷۱) اپنے قرابت دار دشمن کے احسان سے ہرگز نہ گھبراؤ کیونکہ زرہ جو بچاتی ہے وہ اُسی تلوار کی ہمجنس ہے جو کاٹتی ہے ۔

(۱۷۲) نفس جب عقل سے نزدیک ہوگا تو غیرت

دنیا کی بے اعتباری

(۱۶۶) دنیا بُری سے یہہ جو کچہہ دیتی ہے لے لیتی ہے اور جو پہناتی ہے وہ اُتروالیتی ہے۔

(۱۶۷) دنیا کا طالب بحری مسافر جیسا ہے کہ اگر بچا رہا تو خطرہ مین پڑنے والا کہلایا اور اگر ہلاک ہوا تو بوالہوس۔

(۱۶۸) دنیا کی محبت کانون کو حکمت سے بہرہ اور آنکہون کو بصیرت سے اندہا بنا دیتی ہے۔

مختلف اقوال

(۱۶۹) جب تیری خوبیون کی لوگون مین تعریف

ناپاک کیا اُس سے اُس کے خاص لوگ بھي دشمني رکھینگے۔

(۱۷۶) لوگون کو ذلت کے وقت نہین بلکہ قابو اور حکومت کے وقت آزماؤ کیونکہ جس طرح چرخ دینے سے سونے کي آزمایش ہوتي ہے۔

(۱۷۷) کسي حکیم سے پوچھا کہ تمہارے شاگرد شعر کہتے ہین اور تم نہین کہتے۔ اُس نے کہا کہ مین اُس سان کے مانند ہون کہ جو لوہے کو کاٹنے کے قابل بنا دیتا ہے اور خود نہین کاٹتا۔

(۱۷۸) جو بوڑھا بیاہ کرے اُس کي مثال ایسي ہے کہ خود دریا مین تیر نہ سکتا ہو وہ دوسرے کو اپني گردن پر بٹھا کے کیونکر لیجائیگا۔

وسخاوت اختیار کریگا اور جب اُس سے دور ہوگا تو جسم کی اطاعت کریگا۔ اور اُسکے ماسوا سے بخالت اختیار کریگا۔

(۱۷۳) بڑھاپے سے موت اُتنی ہی قریب ہے جتنا پکا پھل ہوا چلتے وقت گرنے سے۔

(۱۷۴) تم کو۔ میٹھے کڑوے۔ نزدیک دور ہونا چاہتے ہے۔ بالکل نرم بھی نہ ہو کہ طمع کیے دانت تمپر تیز ہوں اور بالکل سخت بھی نہیں کہ لوگ تم سے بھاگیں۔

(۱۷۵) جس نے موت کو پیش نظر رکھا اُس نے اپنی نفس کو درست کیا۔ اور جس نے اپنی نفس کو

(۱۸۳) انسان کو اُس کے گمان اور اندازہ سے بڑکر دینا اُس کے نفس کو خراب کرنا اور اُس کو اُس کی تقدیر کا غلام بنانا ہے۔

(۱۸۴) آدمی کا دل جب مضبوط ہوتا ہے تو وہ عقل پر بہروسہ کرتا ہے اور جب کمزور ہوتا ہے تو تقدیر پر۔

(۱۸۵) جب مناظرہ میں تمہاری دلیل کی سرسبزی ہوگی تو اگر وہ شریف کے مقابلہ میں ہے تو وہ تمہاری تعظیم و توقیر کریگا اور اگر کمینے کے مقابلہ میں ہے تو وہ تم کو تکلیف پہنچائیگا اور تم سے کینہ رکہیگا۔

(۱۸۶) چار چیزیں نہ ہوتیں تو آدمی کے سب کام درست ہوتے۔ گہری نادانی۔ جہوٹی امید۔

(۱۷۹) بدحالي مين افلاس کے مشورے سے بچو کہ وہ کوئي نيک مشورہ نہ ديگا۔

(۱۸۰) جس نے اپنے نفس کو محکوم رکہا نفس کے تمام ماتحتون نے اُس کي اطاعت کي۔

(۱۸۱) جو کام تم چہپا کر کرتے ہو اُس پر کسي شخص کو ظاہر مين ملامت نہ کرو۔ اور اپنے نفس سے شرم کرو کيونکہ تمہاري جو بات اورون سے پوشيدہ ہے وہ اللہ تعالي سے تو پوشيدہ نہين ہے۔

(۱۸۲) تمہارے لئے سب سے زيادہ ضرر پہنچانيوالي چيز يہہ ہے کہ تمہارے سردار کو يہہ معلوم ہو جائے کہ تمہاري حالت اُس سے بہتر ہے۔

(۱۹۰) جہان قول کی زیادتی ہوتی ہے وہان فعل کی کمی ہوتی ہے - اور جہان تہمت لگتی ہے وہان بےتکلفی مین فرق آتا ہے -

(۱۹۱) بُرے زمانہ مین چونکہ احسان کی ناشکری اور بھلائی کے بدلے بُرائی ہوتی ہے اس لیئے وہ زمانہ بدلکر منعمون کی طبیعتون کو بخل و بُرائی کی طرف لیے آتا ہے -

(۱۹۲) بدکاری کی زندگی زمانہ کی رسوائی -

(۱۹۳) کھلا عتاب چھپے کینہ سے بہتر ہے -

(۱۹۴) خیرخواہ کی مار بدخواہ کے پیار سے بہتر ہے -

رنجیدہ حرص - دورانہ کار خواہش -

(۱۸۷) جو کم سنی مین شہوت وغضب کی اطاعت کریگا اُس پر بڑہاپے مین بدن کی کمزوری جو لاحق ہوتی ہے بہت شاق گزرے گی - اور جو کم عمری مین قوت فکریہ کی اطاعت کریگا اور علم ومعرفت کی رہنمائی پر چلیگا اُس پر جوانی کا زمانہ سخت گزریگا مگر بڑہاپے مین آرام سے رہیگا -

(۱۸۸) آدمی پر کون سی چیز گران ہے - خاموشی

(۱۸۹) سب سے جلد جو چیزین جان کو گھلا دیتی ہین وہ یہہ ہین - غصہ پیکر رہجانا - حاسدون کا قاصر رہنا نصیحت کا منہ پر مارنا - خوش تقدیر لوگون کا عقلا پر ہنسنا

(۲۰۰) کون سی چیز لوگون کے اخلاق بگاڑتی ہے - زر -

(۲۰۱) تین شخصون پر رحم کرنا چاہیئے - ایک اُس عاقل پر جس پر جاہل حکمران ہو - دوسرے اُس کمزور پر جو زور آور کا تابع ہو - تیسرے اُس شریف پر جو کمینہ کی جانب راغب ہو -

(۲۰۲) بچے مین کونسی صفت قابل تعریف ہے حیا - یا خوف - حیا - کیونکہ حیا عقل کی طرف لیجاتی ہے اور خوف نامردی کی راہ دکھاتا ہے -

(۲۰۳) کیا تدبیر کی جاہیئے جو خطائین کم ہون - مشیرون کی امداد سے نزدین خواہ -

(۲۰۴) محتاج جب مالدار کی ریس کریگا وہ اُس

(۱۹۵): صبر کی برداشت مصیبت کی برداشت سے زیادہ دشوار ہے۔

(۱۹۶) جب اقبال آتا ہے تو خواہشیں عقل کی تابع ہو جاتی ہیں اور جب ادبار آجاتا ہے تو عقل خواہشوں کی تابع ہو جاتی ہے۔

(۱۹۷) نیک کی موت خود اُس کے لیئے راحت ہے اور بد کی اوروں کے لیئے۔

(۱۹۸) میٹھا کڑوا کیا ہے۔ میٹھا با ادب فرزند کڑوا۔ بھاری دین۔

(۱۹۹) سب میں دشوار کیا ہے۔ اپنی نفس کو پہچاننا اور اپنے راز کو چھپانا۔

(۲۰۸) جو شخص بغیر نیکی و احسان سے کے تمہارا شکریہ
ادا کرے اُس کے ساتھ جلد نیکی و احسان کرو ورنہ
ستایش پلٹ کر نکوہش نہ ہو جاے۔

(۲۰۹) جو بچپن مین لفظون سے مالامال ہوا وہ
بڑا ہو کر معنون مین کنگال ہوا۔

(۲۱۰) جو غصے مین ہو اُس سے تکرار نہ کرو کہ شور و شر
اڑا رہے گا اور راہ راست پر نہ آے گا۔

(۲۱۱) اورون کی لغزش پر خوش نہ ہو کیون کہ
تم کو اُس کی خبر نہین کہ زمانہ تم کو کیا کیا نیرنگیان دکھائیگا

(۲۱۲) جب آدمی مین رسوائی کی شرم اور محنت
مزدوری کی برداشت نہ رہی تو اُس کے لیے چوری

شخص جیسا ہوگا جس کو ورم ہوا اور لوگون کو باور کرانا
چاہتا ہے کہ موٹا ہے اور اپنے ورم کو چھپاے۔

(۲۰۵) اگر تم جاننا چاہو کہ کس طبقہ کے لوگون مین
تمہارا شمار ہے تو غور کرو کہ تم کس قسم کے لوگون کو
بلا سبب دوست رکھتے ہو۔

(۲۰۶) جب تم کسی نوعمر کو گناہ کرتے دیکھو تو اُس کے
انکار کی گنجایش رہنے دو تاکہ وہ تنگ آکر وہانگی
نہ آجائے۔

(۲۰۷) کیا تدبیر کی جائے کہ آدمی محتاج نہ ہو۔
اگر مالدار ہے تو میانہ روی اختیار کرے۔ اور
اگر محتاج ہو تو ہمیشہ کسی کام مین لگا رہے۔

اس لیے کہ جو وصف تم اُس مین زیادہ کر دیگے وہ تمہارا
نقص شمار ہوگا۔

(۲۱۷) اگر تم کسی کی طبیعت کا پتہ لگانا چاہو تو اُس سے
مشورہ کر دیکھو بس تم کو اُس کے مشورے سے
اُس کے انصاف وظلم اور نیکی و بدی کا حال معلوم
ہو جاییگا۔

(۲۱۸) سکوت مین سلامتی اور گفتگو مین
پشیمانی ہے۔

(۲۱۹) بھوک پیاس عشق کو کہا جاتی ہے۔

(۲۲۰) اکثر ہلاکت۔ امید پر تکیہ کرنے۔ زمانہ
سے حسن ظن رکھنے۔ ہمسرون سے مقابلہ کرنے۔

کرنی آسان ہے۔

(٢١٣) تمہارے ہمنشینون مین سب سے زیادہ ضرر رسان تم کو باتین بنا دینے والا اور لالچ دلانیوالا اور تم سے پست ہمت ہے۔

(٢١٤) آرام اور اطمینان ہی کی حالت مین احتیاط سے کام لو کیونکہ جب مصیبت آجاتی ہے تو کم ایسا ہوتا ہے کہ احتیاط فائدہ دے۔

(٢١٥) سب سے بدبخت وہ ہے جو اورون کے لیئے جمع کرنے کا اہتمام کرے۔

(٢١٦) کسی شخص مین جو اوصاف ہون اُن سے زیادہ بیان نہ کرو کیونکہ وہ اُن کو سچ سمجھ لیگا

اختیار کرو۔

(۲۲۵) جس مین فائدہ نہ ہو اُس مین محنت و مشقت نہ کرو۔

(۲۲۶) صحت و سلامتی عمدہ چیزین ہین جو بہت کم یکجا ہوتی ہین۔

(۲۲۷) عالم بے عمل کے علم کی رونق ویسی ہی کم ہوتی ہے جیسے بڑے بخیل کے مال کی۔

(۲۲۸) جس نے اپنے تازیانے تادیب کو روکا وہ اپنے بیٹے کی زندگی تلخ کرنے والا ہے۔

(۲۲۹) جو شخص کوئی بھلائی کرے اُسپر واجب ہے کہ اُس کو فوراً بھلا دے۔ اور جس کے ساتھ

اور چھوٹی چھوٹی عداوتوں کو حقیر و ذلیل سمجھنے سے
ہوا کرتی ہے۔

(۲۲۱) تم مین اور بادشاہ مین کیا فرق ہے۔
بادشاہ شہوات کا غلام اور مین اُن کا آقا ہون

(۲۲۲) موت کیا ہے۔ بغیر بیداری کی نیند
بیمارون کا آرام۔ عمارت کی ویرانی۔ عنصر کی ظرف
لوٹنا۔ تونگرون کی ہیبت۔ بے نواؤن کی آرزو
جان کا سفر۔ پائی ہوی چیز کا کھونا۔

(۲۲۳) بوڑھاپا جسم کی قوت کو برباد کرتا اور
عقل کی قوت کو بڑھاتا ہے۔

(۲۲۴) جب تم پردیس مین ہو تو وہان کی روش

(۲۳۴) جس کا بگاڑ زور پکڑ گیا ہو اُس کی ہرگز مدد نہ کرو ورنہ قبل اسکے کہ تم اُس کو درستی کیطرف لاؤ وہ تم کو بگاڑ کیطرف کھینچ لیجاوے گا۔

(۲۳۵) جسم کی درستی کا خیال رکھو کہ یہ جان کا آلہ ہے

(۲۳۶) کسی شخص کو اُس مرتبہ کے اعتبار سے نہ دیکھو جسپر زمانہ نے اُس کو پہنچایا ہے بلکہ اُس کی واقعی قیمت کے لحاظ سے کیونکہ اُس کا طبعی مقام وہی ہے

(۲۳۷) جو شخص تمہارے پاس آوے اُس کا کہنا ایسے امر میں ہرگز نہ مانو جس سے تمہاری مروت میں فرق آجاوے اور تم خطرے میں پڑو اس کے سوا اور باتوں میں اُس کی مدد کرو۔

کوئی نیکی کی جائے اُسپر فرض ہے کہ اُس کو
ہمہ دم یاد رکھے۔

(۲۳۰) جو فکر معاش میں لگا اُس کے اخلاق
درست نہ ہوں گے۔

(۲۳۱) بدبخت وہ ہے جو آرزو پر جیتا ہے۔

(۲۳۲) جسمانی بیماری روحانی بیماری سے بہتر ہے

(۲۳۳) عورت کیا ہے۔ مرد کی فکر۔ بیان سی
باہر برائی۔ ہم نوالہ و ہم پیالہ درندہ۔ تمہاری ہی
چادر میں۔ شیرینی کپڑوں میں چھپا ہوا کالا۔ جنگ
بے صلح۔ سونے والی اور تم کو بیدار رکھنے والی
دائمی رنج و مصیبت۔ کم عقل کی ہلاکت۔

(۲۴۱) درگزرادنی کو اتناہی بگاڑتی ہے جتنا اعلی کو بناتی ہے۔

(۲۴۲) آدمی کو اپنی صورت آئینہ مین دیکھنی چاہیے اگراچھی ہے تو بدچلنی کو اُس مین ملانا اور بُری ہو تو دو برائیون کو ایک جا کرنا بُرا ہے۔

(۲۴۳) حکیم بیقاعدہ کے علاج سے صحت پانے سے باقاعدہ حکیم کے علاج سے مرجانا بہتر ہے کیون کہ اُس کو دونون حالتون کے انجام کی خبر ہے۔

(۲۴۴) آدمی کب مرتا اور زندہ ہوتا ہے دروغ گوئی وہ بیماری ہے کہ جس کو لگتی ہے

(۲۳۸) اگر زمانہ کے فساد یا بادشاہ کی ناراضی یا اپنی پیرانہ سالی کے باعث تم خانہ نشینی اختیار کرنا چاہو تو تمہارا یہ مقصد اُسی صورت مین حاصل ہو سکتا ہے کہ تم کو کسی علم مین دستگاہ یا عبادت مین شہرت ہو کیونکہ اکثر صورتون مین یہہ دونون باتین بد ردیگی سے محفوظ رکہتی ہین۔

(۲۳۹) خوف کی تونگری سے امن کی بینوائی بہتر ہے۔

(۲۴۰) جہل سے بڑہکر کوئی محتاجی نہین۔ خودپسندی سے زیادہ کوئی وحشت نہین۔ اور مشورہ سے زیادہ زیرک کوئی مصاحب نہین۔

دوسرے کی تکلیف۔

(۲۴۹) محبت کیا ہے۔ محدود بھلائی۔ غیر محدود برائی۔ دنیا بھر کی برائی اور دنیا بھر کی بھلائی۔ کیونکہ دنیا میں بڑی سے بڑی مصیبتیں اس میں اٹھانی پڑتی ہیں اور سب سے زیادہ راحتیں اس میں میسر آسکتی ہیں۔

(۲۵۰) جب تم کسی سے محبت کرو اور تم کو اُس کی محبت کا اندازہ تمہاری محبت کے ساتھہ مساوی نہ ہونے کی باعث اُس سے اپنی محبت کی کمی کے خواہان نہ ہو بلکہ اپنی جائے پر ثابت قدم رہو اور جہان تک ہو سکے اپنا سا بنانے کی

وہ جائز نہین ہوتا - اور سچائی وہ صحت کاملہ ہے جو زائل نہین ہوتی -

(۲۴۵) مصیبت کیا ہے اللہ تعالی کا عطیہ آیندہ کی نعمتون کے شکریہ کا سرمایہ -

(۲۴۶) جب تم کسی شخص کی درستی مین تمامی تدابیر سے عاجز آجاؤ تو تم اپنے کو اُس سا بنا لو کیون کہ جب تک تم اپنے کو اُس سا نہ بنا لوگے تمہارا مقصد حاصل نہ ہوگا -

(۲۴۷) بھلائی کیا ہے - اپنی تکلیف دوسرے کی راحت -

(۲۴۸) بُرائی کیا ہے - اپنی راحت

غلط نامہ کتاب بحر الحکمت

صفحہ	غلط	صحیح	سطر
۱	۲	۳	۴
۱۳	حقیقتین	خصلتین	۶
۲۲	شرافت کی	شرافت کے	۳
۲۵	سے بڑی	سے بڑہی	۵
۲۸	ثواب	صواب	۱۱
۲۹	نخوت	نخَوت	۲
۴۲	عاقل کی نفس	عاقل کے نفس	۱
۴۳	اُس کے	اُس کی	۶
۵۰	مین پڑہنیے	مین پڑہنے	۵
۵۰	بہرہ	بہرا	۷
۵۴	افلاس سے	مفلس کے	۱
۶۵	تازیانے	تازیانہ	۸
۷۱	نہ ہونے کی	نہ ہونے کے	۹

غور وفکر مین رہو ضرور تمہاری محبت کا شریک ہو جائیگا

(۲۵۱) جو لفظ سے حاصل ہوتا ہے وہ نقصان پہنچانے والا ہے

تمت

المرقوم غرہ محرم الحرام ۱۳۳۱ھ ہجری مقدسہ

